تنقید داخلی اور خارجی کا تصور

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

تنقید کی اقسام:

داخلی نقد

خارجی نقد

امریکن میگزین Atlantic Monthly میں Toby Lester نے ایک مضمون لکھا، اس مضمون کا نام What is the Quran تھا۔ اس مضمون میں اس نے قرآن کریم پر اعتراض کیا کہ صنعاء (یمن) میں کھدائیوں (Excavations) کے دوران کچھ پرانے نسخہ ہائے قرآنی ملے ہیں، ان میں سے کچھ پارچات کا تعلق ساتویں صدی عیسوی سے ہے، ان میں حذف واضافات پائے جاتے ہیں، لہذا قرآن کریم اپنی موجودہ صورت میں تبدیلیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ یہ مضمون جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا، اس پر تحقیق کے لئے قاضی اسماعیل الاکوع نے جرمنی سے دو سکالرز بلائے جو پرانے رسم الخط کو جانتے تھے۔ ان سکالرز میں سے ایک کا نام Puin اور دوسرے کا نام Bothmar تھا، یہ غیر مسلم تھے۔ انہوں نے تحقیق کی اور قاضی اسماعیل الاکوع کو ایک خط لکھا۔ جس کے اندر انہوں نے صاف طور پر لکھا کہ " قرآن کریم میں کوئی غلطی نہیں ہے"۔

واضح رہے کہ مغربی محقق Carter نے ایک کتاب The Methodology of Education Research کے عنوان سے تحریر کی، جس میں اس نے لکھا ہے کہ اہل مغرب نے خارجی اور داخلی نقد کے جو اصول وضع کیے ہیں، وہ سب اصول مسلمانوں کے وضع کردہ اصول حدیث سے ماخوذ ہیں۔

تحقیق میں تنقیدی شعور کی اہمیت:

ڈاکٹر سہیل احمد خان رقمطراز ہیں کہ:

"ان کے خیال میں ہمارے تحقیقی طریقوں میں عموماً تجرباتی اور تحلیلی انداز نظر مقبول ہے اور یہ طریقہ افادیت بھی رکھتا ہے، لیکن کیا یہ سوال اہم نہیں کہ تجزیہ اور تحلیل کن اصولوں کے تحت آئیں۔ جس سائنسی انداز کو حتمی سمجھا جاتا ہے خود سائنس کی دنیا میں اب اس کا کیا بھاؤ ہے؟ نیز تجزیہ اور تحلیل کسی نئی ترکیب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس رویئے کا ایک اور رخ یہ بھی ہے کہ ہمارے محققین کی محنت بالعموم ایک دوسرے کی غلطیاں نکالنے میں زیادہ صرف ہوتی ہیں اور کسی مثبت نتیجے کی طرف کم پہنچاتی ہیں۔ محاسبہ یقیناً تنقید کا ایک فریضہ ہے لیکن اگر محقق یہی اپنے ذمے لے لے تو پھر اس کی حیثیت تھانیدار کی ہو جاتی ہے۔(مزید کہتے ہیں کہ)اکثر محققین اپنی محدود دلچسپیوں کے دائرے میں کچھ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن تخلیقی ذوق اور تنقیدی شعور دونوں پہلوؤں سے وہ بے حد کمزور نظر آتے ہیں۔ جس طرح محققین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ تحقیق کی معاونت کے بغیر تنقید محض ہوائی ہو گی،اسی طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ تنقیدی شعور کی کمک کے بغیر تحقیق دم کٹی ہو گی۔ ایک سادہ سی بات یہ ہے کہ تحقیق اگر علوم کے دوسرے شعبوں سے تعلق قائم نہ کر سکی تو اس کی افادیت مشکوک ہو جائے گی۔ واقعات سے آگے اب افکار و احساسات کو بھی تحقیق کے شعبے میں لانا ضروری ہے اور اس کے لئے جن علوم کی بصیرت درکار ہے،ان سے استفادہ کرنا چاہیے"۔[1]

---

[1] روداد سیمینار: اصول تحقیق،ص:95-93